از عدالت عظمی

6 مارچ 1964

گردھریال بنسیدھار

بنام

یونین آف انڈیا

[پی۔ بی۔ گجیندرگڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، جے۔ سی۔ شاہ، این۔ راجگوپالا آیانگر اور ایس۔ ایم۔ سکری جسٹسز۔]

سی کسٹمز ایکٹ، 1878 (1878 کا 8) - کچھ اشیا کی درآمد پر ممانعت - اس اشیا کے اجزاء کے حصے اگر ممانعت کے اندر ہیں - ہینڈ بک کی کئی اشیا کی بنیاد پر کسٹمز حکام کے نتائج - اس کی درستگی، کیا ہائی کورٹ کے ذریعے غور کیا جا سکتا ہے - ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 226 - ثبوت پر غور کیا گیا اگرچہ نوٹس میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے تاکہ قدرتی انصاف کو ظاہر کیا جا سکے، اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔

اپیل کنندہ جسے "لوہے اور اسٹیل کے بولٹ، نٹ، سیٹ سکرو، مشین سکرو اور مشین اسٹڈ، سوائے بولٹ، نٹ اور سائیکل پر استعمال کے لیے اپنائے گئے سکرو" درآمد کرنے کا لائسنس دیا گیا تھا، اس نے نٹ اور بولٹ درآمد کیے جو "جیکسن ٹائپ سنگل بولٹ اوول پلیٹ بیلٹ فاسٹنرز" کے اجزاء تھے جنہیں بل آف انٹری میں "چولہے کے بولٹ اور نٹ" کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ "جیکسن ٹائپ سنگل بولٹ اوول پلیٹ بیلٹ فاسٹنرز" کی درآمد پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ جب سامان کو کسٹم کے ذریعے منتقل کرنے کی کوشش کی گئی تو کلکٹر نے اپیل گزار کو نوٹس جاری کیا کہ اس پر جرمانہ کیوں نہیں لگایا جانا چاہیے (اے) سامان کی غلط وضاحت کرنے کے لیے اور (ب) مناسب درآمدی لائسنس کے بغیر سامان درآمد کرنے کی کوشش کرنے کے لیے۔ اس کی وضاحت حاصل کرنے کے بعد، اپیل کنندہ پر جرمانے عائد کیے گئے۔ کسٹمز کے کلکٹر نے اس نتیجے پر پہنچنے میں جن حقائق پر غور کیا تھا کہ درآمد شدہ نٹ اور بولٹ حقیقت میں ممنوعہ اشیاء کے اصل اجزاء تھے وہ یہ تھا کہ واشر، ممنوعہ اشیاء کا تیسرا جزو اپیل کنندہ کے قریبی رشتہ داروں کی ملکیت یا کنٹرول والی فرم کے ذریعے درآمد کیا گیا تھا۔ کلکٹر کے جرمانے عائد کرنے کے حکم

سے سنٹرل بورڈ آف ریونیو میں اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔اس کے بعد، اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک رٹ پٹیشن دائر کی جسے محدود مدت میں خارج کر دیا گیا۔خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر:

منعقد:(i) ایک جزو کا حصہ جس کا کسی شے کے جزو کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ہے جس کی درآمد ممنوع ہے، اس شے کی درآمد کے حوالے سے پابندی یا پابندی میں شامل ہے۔

ڈی پی آنند بمقابلہ ایم/ایس ٹی ایم ٹھاکر اینڈ کمپنی، بمبئی ہائی کورٹ کی 1959 کی اپیل نمبر 4 کا حوالہ دیا گیا۔

(ii) اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں تھی کہ کسٹمز کے کلکٹر کے فیصلے کو پیٹنٹ کی غلطی سے خراب کیا گیا تھا، اس میں انہوں نے امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ہینڈ بک کے حصہ اول کے اندراج 22 کے دائرہ کار کو غلط سمجھا۔

آرٹیکل 226 کے تحت درخواست پر غور کرنے والی عدالت کسٹم حکام کے فیصلے پر اپیل میں نہیں بیٹھ رہی ہے اور اس لیے ہینڈ بک یا انڈین ٹیرف ایکٹ میں متعدد اشیاء کی تعریف پر ان حکام کی طرف سے اخذ کردہ نتیجے کی درستگی، جس کا ان اشیاء میں حوالہ دیا گیا ہے، کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جو ہائی کورٹ کے رٹ دائرہ اختیار میں آتا ہو۔

اے وی وینکٹیشورن، کسٹمز کے کلکٹر، بمبئی بمقابلہ رام چند سوبراج وادیوانی، [1962] 1 ایس سی آر 753، کا حوالہ دیا گیا۔

(iii) کسی دوسری فرم کے ذریعے واشر کی درآمد کو مدنظر رکھنا کلکٹر کے اس نتیجے کی تصدیق کرنے کے لیے محض ثبوت تھا کہ درآمد شدہ نٹ اور بولٹ حقیقت میں ممنوعہ چیز کے اجزاء تھے۔جس الزام کا جواب دینے کے لیے درآمد کنندہ سے کہا گیا تھا اس میں جرم کی نوعیت کی وضاحت کی گئی تھی جس کا الزام اس پر لگایا گیا تھا اور اگر وہ ثبوت جس کی اپیل کنندہ تردید کر سکتا تھا ریکارڈ پر لایا گیا اور اس کی موجودگی میں اس پر غور کیا گیا اور اس ثبوت سے درآمد شدہ اشیا کی حقیقی نوعیت کو حتمی طور پر ثابت کیا گیا، تو قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی کا کوئی جائز دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1962 کی سول اپیل نمبر 318۔

1959 کی سول رٹ پٹیشن نمبر 545 ڈی میں دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ (سرکٹ بینچ) کے 27 نومبر 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

پرشوتم تریکمداس۔ایم بمقابلہ گوسوامی اور بی سی مشرا، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

ڈبلیوایس بارلنگے اور آر ایچ ڈھیبر، مدعا علیہ کے لیے۔

6 مارچ 1964۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایانگر، جے۔-خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی اس اپیل میں کوئی خوبیاں نہیں ہیں اور یہ مسترد ہونے کا حقدار ہے۔اپیل کنندہ نے نومبر 1951 میں کلکتہ میں درآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر سے درآمد کا لائسنس حاصل کیا، جس میں "لوہے اور اسٹیل کے بولٹ، نٹ، سیٹ سکرو، مشین سکرو اور مشین اسٹڈ، سوائے بولٹ، نٹ اور سائیکل پر استعمال کے لیے ڈھالنے والے سکرو" درآمد کیے گئے۔اس لائسنس کے مطابق 4 اپریل 1952 سے 14 جولائی کے دوران اپیل کنندہ نے جاپان سے بیدی پورٹ کے ذریعے بولٹ اور گری دار میوے کے 221 کیس درآمد کیے۔1952 میں۔ان مقدمات کو بل آف انٹری میں بیان کیا گیا تھا جسے انہوں نے "اسٹو بولٹ اینڈ نٹس" کے طور پر دائر کیا تھا اور انہوں نے نومبر 1951 درآمد کا لائسنس سامان صاف کرنے کے اپنے اختیار کے طور پر۔ان میں سے ایک سو نانوے معاملات کو پورٹ کسٹم سے کلیئر کر دیا گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ باقی 89 معاملات کو کلیئر کیا جا سکے، کسٹم حکام کو شبہ ہوا کہ سامان کی غلط وضاحت کی گئی ہے اور اگرچہ انہیں انوائس اور متعلقہ دستاویزات میں "اسٹو بولٹ اور نٹس" کہا جاتا ہے لیکن وہ واقعی "جیکسن ٹائپ سنگل بولٹ اوول پلیٹ بیلٹ فاسٹنرز" کے بولٹ اور نٹس کے قابل شناخت حصے تھے جن کی درآمد جنوری 1952 میں جاری کردہ وزارت تجارت کے نوٹیفکیشن کے ذریعے ممنوع تھی۔درآمد شدہ نٹس اور بولٹ کے نمونوں کی جانچ پڑتال کے بعد ان کے شکوک وشبہات کی تصدیق ہوئی اور اس کے بعد اپیل گزار کو ایک نوٹس جاری کیا گیا کہ اس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جانی چاہیے (اے) سامان کو "چولہے کے بولٹ اور نٹس" کے طور پر غلط بیان کرنے اور (2) مناسب درآمدی لائسنس کے بغیر سامان درآمد کرنے اور درآمد کرنے کی کوشش کرنے کے لیے یہ سی کسٹم ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت ایک جرم ہے۔اپیل کنندہ نے وجہ بتائی اور جو

تحریری درخواستیں اس نے دائر کیں، اس میں اس نے دو دفاع اٹھائے؛ (1) کہ سامان کی "چولہے اور نٹس" کے طور پر وضاحت محض مینوفیکچررز کی طرف سے ان کے رسیدوں میں دی گئی تفصیل تھی اور وہ خود تکنیکی تفصیلات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ان آوازوں میں دی گئی تفصیل کے لیے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا جو بل آف انٹری میں نقل کی گئی تھی جو عین مطابق یا درست نہیں تھی اور (2) یہ کہ اگر اس نے جو بولٹ اور نٹس درآمد کیے تھے وہ "سنگل بولٹ بیلٹ فاسٹنرز" کے قابل شناخت حصے تھے جن کی درآمد پر پابندی تھی، درآمدی لائسنس کی مناسب تعمیر پر، درآمد تجارتی ضابطوں کے ساتھ مل کر پڑھا گیا تھا جس کے تحت اسے جاری کیا گیا تھا۔

ان دونوں دفاع کی جانچ سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر نے کی تھی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس نے اپیل کنندہ اور اس کے غیر ملکی سپلائرز کے درمیان تبادلے کے خط وکتابت سے پایا اور سماعت میں خود اپیل کنندہ نے اپنے دفاع میں پیش کیا، کہ نام "چولہے کے بولٹ اور نٹس" کا فیصلہ خود اپیل کنندہ نے گری دار میوے اور بولٹ کے نمونوں کے بعد کیا تھا جو وہ درآمد کرنا چاہتا تھا اور اس کی جانچ پڑتال کی گئی تھی۔ اس لیے عملی طور پر کلکٹر کے سامنے سماعت کے دوران اپیل گزار نے تسلیم کیا کہ "چولہے کے بولٹ اور نٹس" کا نام ان اشیاء کی غلط وضاحت تھی جو اس نے اصل میں درآمد کی تھیں۔ اگلا سوال یہ تھا کہ کیا اپیل کنندہ سمندری کسٹم ایکٹ کی دفعہ 167 (8) میں بیان کردہ نوعیت کے جرم کا مجرم تھا۔ کلکٹر نے ایک نتیجہ ریکارڈ کیا کہ اپیل کنندہ اس شق کی خلاف ورزی کا مجرم تھا جس میں لکھا ہے:

"اگر کوئی سامان، جس کی درآمد یا برآمد اس ایکٹ کے باب IV کے ذریعہ یا اس کے تحت فی الحال ممنوع یا محدود ہے، اس طرح کی ممانعت یا پابندی کے برخلاف ہندوستان میں درآمد یا برآمد کیا جائے۔ یا

اگر ایسی کسی چیز کو درآمد یا برآمد کرنے کی کوئی کوشش کی جائے۔

اس نتیجے پر پہنچنے پر کلکٹر ان نمونوں سے مطمئن تھا جو اپیل کنندہ کو ارسال کیے گئے تھے اور جن کی درخواست کو حتمی شکل دینے سے پہلے اس نے منظوری دی تھی، کہ اپیل کنندہ واقعی نٹس اور بولٹ کا آرڈر دے رہا تھا اور درآمد کر رہا تھا جو "سنگل بولٹ بیلٹ فاسٹنرز" کے قابل شناخت اجزاء تھے جن کی درآمد ممنوع تھی۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے کیونکہ (1) اپیل کنندہ کی طرف سے درآمد کردہ بولٹ اور پیچ وہ تھے جو خاص طور پر ان کی ساخت اور تفصیلات کی وجہ سے "سنگل بولٹ بیلٹ فاسٹنرز" کے طور پر

استعمال کیے گئے تھے اور (2) ان نٹس اور بولٹ کو اس قسم کے بیلٹ فاسٹر کے اجزاء کے علاوہ کسی اور استعمال میں نہیں لایا جا سکتا تھا جس کی درآمد ممنوع تھی۔

اپنے اس نتیجے کی مزید حمایت میں کہ اپیل کنندہ واقعی جنوری 1952 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے لگائی گئی ممانعت سے بچنے کا ارادہ رکھتا تھا جس کے ذریعے "سنگل بولٹ بیلٹ فاسٹرز" کی درآمد پر پابندی تھی، کلکٹر نے اس حقیقت کا حوالہ دیا کہ یہ سنگل بولٹ بیلٹ فاسٹرز تین اجزاء (1) ایک بولٹ (2) ایک نٹ اور (3) واشر پر مشتمل تھے۔ اپیل کنندہ کے درآمد کردہ بولٹ اور نٹس میں فٹ ہونے کے لیے واشر کو نوانگر انڈسٹریز لمیٹڈ نامی ایک فرم کے ذریعے الگ سے درآمد کیا گیا تھا جو اپیل کنندہ کے قریبی رشتہ داروں کی ملکیت یا کنٹرول میں تھی۔ اس طرح اپیل کنندہ کے نوٹیفکیشن میں موجود ممانعت سے بچنے کے اصل ارادے کی تصدیق حاصل کرنے اور اس طرح سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے کے بعد، کلکٹر نے سامان ضبط کرنے کا جرمانہ عائد کیا اور مالک کو سمندران کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 183 کے تحت 51,000 روپے جرمانہ ادا کرنے کا اختیار دیا۔ ضبط شدہ سامان کو چھڑانے کے لیے انہوں نے اپیل کنندہ پر سمندران کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167 (37) (سی) کے تحت 1,000 روپے کا ذاتی جرمانہ بھی عائد کیا جس میں اس نے اندراجات کے بلوں میں سامان کی غلط وضاحت کی تھی جو اس نے دائر کی تھی۔ اپیل کنندہ نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو میں اپیل دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا۔

اپیل کنندہ اتھارٹی کے سامنے دوبارہ دلیل یہ تھی کہ جو چیز ممنوع تھی وہ ایک جوڑنے کا عمل "جیکسن ٹائپ سنگل بیلٹ اوول پلیٹ بیلٹ فاسٹرز" تھی لیکن اس نوٹیفکیشن کو اس طرح کے بیلٹ فاسٹر کے حصوں کی درآمد پر پابندی عائد کرنے کے طور پر نہیں پڑھا جا سکتا تھا حالانکہ یہ حصے قابل شناخت ہو سکتے ہیں اور ان حصوں کا اس چیز کے اجزاء کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جس کی درآمد ممنوع تھی۔ یہ درخواست مسترد کر دی گئی، اور اپیل مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت سرٹیریری کی رٹ جاری کرنے کے لیے پنجاب کی ہائی کورٹ میں درخواست دی اور اسے محدود طور پر مسترد کر دیا گیا، اس عدالت سے خصوصی اجازت کے لیے رجوع کیا جو منظور کر لی گئی۔ اس طرح اپیل ہمارے سامنے ہے۔

اپیل گزار کی جانب سے مسٹر پرشوتم نے دو نکات پر زور دیا۔ پہلا یہ تھا کہ اپیل کنندہ کو متعلقہ سال کے لیے امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ہینڈ بک کے حصہ اول کی آئٹم 22 کے تحت آنے والے "نٹس اور بولٹ" درآمد کرنے کا لائسنس دیا گیا تھا، اپیل کنندہ لوہے اور اسٹیل کے بولٹ اور نٹس درآمد کرنے کا حقدار تھا، چاہے اس کا مقصد کچھ بھی ہو۔ درآمدی لائسنس کے ذریعے اپیل گزار

پر عائد کی گئی واحد حد جو اسے دی گئی تھی اور جس نے ہینڈ بک میں اندراج 22 کی شرائط کو دوبارہ پیش کیا تھا وہ یہ تھی کہ وہ سائیکلوں پر استعمال کے لیے ڈھالنے والے بولٹ اور نٹس درآمد نہیں کر سکتا تھا۔اس طرح لگائی گئی حد، اس بات کی بھی تاکید کی گئی کہ اگر نٹس اور بولٹ سائیکلوں کے علاوہ دیگر اشیاء پر استعمال کے لیے منتخب کے گئے تو وہ پھر بھی انہیں درآمد کر سکتے ہیں جب تک کہ نہ صرف دوسری چیز بلکہ اس کے اجزاء کی درآمد بھی ممنوع یا محدود نہ ہو۔اس سلسلے میں ہماری توجہ اسی ہینڈ بک میں حصہ دوم کے آئٹم 28 کی طرف مبذول کرائی گئی جس میں لکھا تھا کہ 'بیلٹنگ فارمشینری، تمام قسم کے، بشمول بیلٹ لیس اور بیلٹ فاسٹرز'۔12 جنوری 1952 کا نوٹیفکیشن جنوری- جون 1952 کے لیے لائسنسنگ پالیسی کے حوالے سے جاری کی گئی وضاحت تھی۔حصہ دوم کے سیریل نمبر 28 سے نمٹنا جسے ہم نے ابھی نکالا ہے، نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے:

"جیکسن ٹائپ اوول پلیٹ بیلٹ فاسٹرز (سنگل بولٹ کے علاوہ)۔28 دسمبر 1951 کے عوامی نوٹس نمبر 189-آئی ٹی سی (پی این)/51 کی دفعات کے تحت عام لائسنس آزادانہ طور پر دیے جائیں گے۔

جیکسن ٹائپ اوول پلیٹ سنگل بولٹ بیلٹ فاسٹرز۔کسی بھی ذریعہ سے درآمدات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔''

یہ متنازعہ نہیں تھا کہ اپیل کنندہ کو جاری کردہ درآمدی لائسنس کی شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے "جیکسن اوول پلیٹ سنگل بولٹ بیلٹ فاسٹرز" کی درآمد کے خلاف ممانعت کا اطلاق اپیل کنندہ کے لائسنس پر ہوگا اور یہ بیلٹ فاسٹرز جنوری 1952 کے بعد درآمد نہیں کیے جا سکے تھے۔درآمدی لائسنس کے لیے خاص طور پر کہا گیا ہے:

"یہ لائسنس حکومت ہند، وزارت تجارت، نوٹیفکیشن نمبر 23-آئی ٹی سی/43، مورخہ یکم جولائی 1943 کے تحت دیا گیا ہے، اور سامان کی درآمد کو متاثر کرنے والے کسی بھی دوسرے ممانعت یا ضابطے کے اطلاق پر تعصب کے بغیر ہے جو ان کی آمد کے وقت نافذ ہو سکتا ہے۔

تاہم، یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی کہ اس طرح کے بیلٹ فاسٹر کے اجزاء کو اب بھی درآمد کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ کہا گیا تھا کہ امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ہینڈ بک کی اسکیم یہ بتانا تھی کہ اس کا مقصد "جز و حصوں" کے ساتھ ساتھ وہ اشیاء جن سے وہ اجزاء تشکیل دیتے ہیں، جب ان پر بھی پابندی یا ممانعت عائد کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سچ ہے کہ

بعض صورتوں میں اجزاء کے حصے خاص طور پر ہینڈ بک کی کچھ اشیاء میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ بہت اچھی طرح سے ہوسکتا ہے کہ اس خصوصیت کی وضاحت اس بنیاد پر کی جائے کہ تفصیلات بہت زیادہ احتیاط کے ذریعے ہیں، یا ممکنہ طور پر اس وجہ سے کہ ان میں اجزاء کے حصوں کا مخصوص مضامین کے اجزاء کے علاوہ ایک آزاد استعمال ہوسکتا ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جزو کا وہ حصہ جس کا کسی شے کے جزو کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ہے جس کی درآمد ممنوع ہے، اس شے کی درآمد کے حوالے سے پابندی یا پابندی میں شامل نہیں ہے۔ دوسری شرائط میں اظہار کیا گیا، ہم اس موقف کو قبول نہیں کرسکتے کہ یہ اس اصول کا ارادہ ہے کہ درآمد کنندگان کو بالواسطہ طور پر وہ کام کرنے کی اجازت ہے جو انہیں براہ راست کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور یہ کہ یہ ان اجزاء کو الگ سے درآمد کرنے کی اجازت دیتا ہے جن کا کسی ایسی چیز کے اجزاء کے علاوہ کوئی استعمال نہیں ہے جس کی درآمد ممنوع ہے، اور یہ کہ ایک درآمد کنندہ انہیں یہاں ایک مکمل شے کے طور پر جمع کرنے کے قابل ہے حالانکہ اگر وہ کسٹم فرنٹیئرز سے باہر جمع کیے گئے تھے تو ہندوستان میں جمع شدہ چیز کی درآمد ممنوع ہے۔ تاہم، فاضل وکیل نے 1959 کی اپیل نمبر 4 میں بمبئی ہائی کورٹ کے ایک غیر رپورٹ شدہ فیصلے پر انحصار کیا جو مسٹر جسٹس مدھولکر نے اس عدالت کے جج کے طور پر دیا تھا۔ (ڈی۔ پی۔ آنند بمقابلہ میسرز۔ ٹی۔ ایم ٹھاکور اینڈ کمپنی) ان کے اس بیان کی حمایت میں کہ ہینڈ بک میں استعمال ہونے والے فقرے کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی مکمل مضمون پر پابندی کو اجزاء کے حصوں کی علیحدہ درآمد کی پابندی یا ممانعت کے طور پر نہیں پڑھا جاسکتا جس کے نتیجے میں وہ مضمون بن جاتا ہے جس کی درآمد ممنوع ہے۔ ہم فیصلے کو اس انداز میں نہیں پڑھتے جو ماہر وکیل نے تجویز کیا ہے۔ جج نے فیصلے میں یہ اعتراف درج کیا کہ درآمد شدہ اشیاء جو موٹر سائیکل کے اجزاء تھے، جمع ہونے پر ایک مکمل سائیکل نہیں بنتیں جو وہ چیز تھی جس کی درآمد محدود تھی، کیونکہ کچھ ضروری حصوں کی کمی تھی جو تسلیم شدہ طور پر ہندوستان میں دستیاب نہیں تھے اور درآمد نہیں کیے جاسکتے تھے۔

فاضل وکیل کا اگلا بیان یہ تھا کہ کسٹمز کلکٹر کے فیصلے کو ظاہری غلطی سے خراب کیا گیا تھا، اس میں اس نے امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ہینڈ بک کے حصہ اول کے اندراج 22 کے دائرہ کار کو غلط سمجھا۔ اس عرض کی حمایت میں فاضل وکیل نے اے وی وینکٹیشورن کسٹمز، بمبئی بمقابلہ رام چند سوبراج وادھوانی اور دوسرا (1) کے کلکٹر میں اس عدالت کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔۔ ہمیں اس دلیل میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ رپورٹ کے صفحہ 757 پر دی گئی بنیاد پر دیا گیا ہے جہاں اس عدالت نے کہا:

"اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے معروف سالیسیٹر جنرل نے اس بنیاد پر اپیل کی دلیل دی کہ بامبے ہائی کورٹ کے فاضل

ججوں کا نظریہ کہ محصولات قانون کے شیڈول میں ٹرف ایکٹ کی کسی بھی معقول تشریح پر مدعا علیہ کے ذریعے درآمد کی گئی کھیپ آئٹم 45(3) کے تحت صرف 30 فیصد ڈیوٹی کے لیے ذمہ دار ہو سکتی تھی، درست تھا۔"

اس لیے فاضل وکیل اس فیصلے سے کوئی حمایت حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ، جو ہم نے پہلے کہا ہے وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہونا چاہیے کہ اتھارٹی کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ دفعہ 167 (8) کے تحت جرم کیا گیا ہے، غلط نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، ہمیں اس بات پر زور دینا چاہیے کہ آرٹیکل 226 کے تحت درخواست سے نمٹنے والی عدالت کسٹم حکام کے فیصلے پر اپیل میں نہیں بیٹھ رہی ہے اور اس لیے ہینڈ بک یا انڈین ٹیرف ایکٹ میں متعدد اشیاء کی تعریف پر ان حکام کی طرف سے اخذ کردہ نتیجے کی درستگی، جس کا ان اشیاء میں حوالہ دیا گیا ہے، کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جو ہائی کورٹ کے رٹ دائرہ اختیار میں آتا ہو۔ یہاں، اس قسم کی کسی طرز عمل کی بے ضابطگی کی کوئی شکایت نہیں ہے جو حکم کو کالعدم قرار دے، کیونکہ کلکٹر کا حکم اس کے مندرجات سے ظاہر کرتا ہے کہ اب اعتراض شدہ حکم منظور ہونے سے پہلے ایک وسیع تحقیقات اور ذاتی سماعت کی گئی ہے۔

اس کے بعد فاضل وکیل نے پیش کیا کہ کسٹمز کے کلکٹر نے نوانگر انڈسٹریز لمیٹڈ کے ذریعے واشرز کی درآمد کو اس نتیجے پر پہنچنے میں مدنظر رکھا کہ اپیل کنندہ نے سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کی خلاف ورزی کی ہے اور جیسا کہ اس نوٹس میں جو اسے اس کی وجہ ظاہر کرنے کے لیے دیا گیا تھا، ضبط کرنے کا فیصلہ کرنے کا حکم اس وجہ سے غیر قانونی اور کالعدم تھا کہ سماعت میں قدرتی انصاف اور طریقہ کار کی بے ضابطگیوں کے اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی تھی۔ ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ یہ اطاعت بہن ادارے کی طرف سے واشر کی علیحدہ درآمد کی اہمیت کی مکمل غلط فہمی پر آگے بڑھتی ہے۔ یہ درآمد اپیل گزاروں کے خلاف کسی الزام کا موضوع نہیں تھا اور نہ ہی ہو سکتا تھا، اور اپیل گزاروں کو اس درآمد کے لیے سزا نہیں دی گئی تھی۔ یہ کلکٹر کے اس نتیجے کی تصدیق کرنے کے لیے محض ثبوت تھا کہ درآمد شدہ نٹس اور بولٹ حقیقت میں جیکسن ٹائپ بیلٹ فاسٹنر کے اصل اجزاء تھے جن کی درآمد ممنوع تھی۔ جس الزام کا جواب دینے کے لیے اپیل کنندہ کو بلایا گیا تھا اس میں اس جرم کی نوعیت کی وضاحت کی گئی تھی جس کی اس پر خلاف ورزی کرنے کا الزام لگایا گیا تھا، اور اگر وہ ثبوت ریکارڈ پر لایا گیا جس کی اپیل کنندہ تردید کر سکتا تھا اور اس کی موجودگی میں اس پر غور کیا گیا اور اس ثبوت نے حتمی طور پر درآمد شدہ اشیا کی حقیقی نوعیت کو ثابت کیا، تو یقینی طور پر قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی کی کوئی جائز شکایت نہیں ہو سکتی۔ بل میں درآمد شدہ شے کی غلط وضاحت داخلے کا عملی طور پر اعتراف کیا گیا تھا اور اس بات پر زیادہ تنازعہ نہیں تھا کہ درآمد شدہ سامان واقعی جیکسن قسم کے سنگل بیلٹ فاسٹنرز کے اجزاء تھے، دفعہ 167 (8) کی خلاف ورزی کو قائم کرنے کے لیے مزید کچھ درکار نہیں تھا۔ لہذا نوانگر انڈسٹریز لمیٹڈ کا حوالہ جس

نے واشر درآمد کیے تھے اس نے محض اس دریافت کی تصدیق کی۔ان حالات میں ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اس اعتراض میں کوئی بنیاد ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document